جملہ بزم کا محتاج نہیں ہوا کرتا صدر عالی وقار!نہ ہی اس میں کوئی بحر ہوتی ہے نہ ردیف قافیہ کی کوئی بندشیں مگر ایک بات تو ہے ہم جملے سننے کے اتنے عادی ہو چکے ہیں کہ اب ہمیں مصرعہ کہنے کا نر آگیا۔

آنے والی بلاؤں کو ٹالنے کی خاطر آیت کریمہ کا ورد کیا جاتا ہے ہم یہ ورد چار سال کے عرصے تک متواتر کرتے ہیں مگر اگلے ہی برس ہم نصیبوں جلی قوم پر ایک حکمران مسلط ہو ہی جاتا ہے۔

روٹی کپڑا اور مکان تین ایسی نایاب شے ہیں جو ہمیں صرف چاند پر دکھائی دیتی ہیں۔

یتیموں کے سروں کی قسمیں کھا کر ایوانوں میں انصا ف کے وعدے تو کیے جاتے ہیں مگر ساہیوال والوں کے لیے وہ وعدہ ہی کیا جو وفا ہو جائے۔

یہاں قاتلوں کے سروں پے ایسے پیر مرشد کا ہاتھ ہوتا ہے کہ ان کے بس میں ہو تو باعزت بری ہونے کے بعد فورا ہی ان کے چرنوں میں جا گریں اور پکاریں کاش آپ ہمارے والد ہوتے۔

یہاں نبی کے ممبوں پر بیٹھ کر محمود ایاز کی بھائی چارگی کا درس تودیا جاتا ہے مگر محرم الحرام کے آتے ہی میں مومن تو کافر کا نعرہ بھی اسی پر بیٹھ کر لگایا جاتا ہے۔

المیہ تو یہ ہے کہ یہاں قیامت سے پہلے قیامت ہو کر گزر جاتی ہے مگر ہميں ان کے جھوٹے سارے وعدے سن کر ہمارے منہ سے ایسے جملے ایسے ایسے کلمات نکلتے ہیں کہ دن میں پانچ مرتبہ نماز کے لیے ہمیں چھ مرتبہ وضو باندھنا پڑتا ہے کہ

آئي ایم ایف کو سمجھتے ہیں معیشت کا علاج لوگ الکوہل کوکھانسی کی دوا کہتے ہیں

یہ تو چلتی نہیں پی ایم کی اجازت کے بغیر اس کو ایوان صدارت کی ہوا کہتے ہیں

جانے کب ہمیں اس میں آگ لگانی پڑ جائے (ہم سیاست کے جنازے کو چتہ دیتے ہیں)2

حیف یہ جملوں کے رموزواوقاف اب ہمارے مقدر کا فیصلہ کیا کرتے ہیں ذی وقار! آسمانوں پر بننے والے رشتے تین بول کی مار سےزمین پر ٹوٹ جایا کرتے ہیں بیٹیوں کے باپ آج بھی اپنی لاڈو کو یہ دعا دے کر رخصت کرتے ہیں کہ اس گھر سے تمھارا اب جنازہ ہی نکلے۔قبل از نکاح اسے بیٹی بنا کے رکھنے کی قسمیں تو کھائی جاتی ہیں مگر عین رخصتی کے بعد وہی بہو ساس کے لیے بھو بن جاتی ہے اور شہر نامدار کی محبت بستر کی چار دیواری تک ہو کر رہ جاتی ہے۔

المیہ تو یہ ہے کہ اب ہمارے منہ سے ایسےہی جملے نکلیں گے کہ اب نہ کوئي مسیحہ آئے گا نہ کوئی فرشتہ ہماری مدد کو اترے کہ ہم اگرابلیس کو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا تسلیم کریں تو محبوب ہمارے قدموں میں لانے کی گارنٹی دی جاتی ہے۔

اس سے پہلے کہ ٹیکنالوجی کے دوڑ میں یہ عورت مرد سے دو قدم آگے نہ نکل جائے لہذا اس کی شادی کرا دی جائے فورا کرا دی جائے۔

مقتولین کو کٹہروں میں کھڑے یہاں ایک زمانہ گزر جاتا ہے مگر عدالت کی سنوائی کسی نتیجے کسی فیصلے پر نہیں بلکہ تاریخ پے تاریخ تاریخ پے تاریخ دے کر ملتوی کر دی جاتی ہے۔

بچپن میں ہماری مائیں ہمیں یہ کہہ کر سلایا کرتی تھیں کہ سو جا میرےچنا/منہ ورنہ بھوت آ جاۓ گا آج وہی مائیں ہمیں لوریاں سنانے سے باز ریتی ہیں اور تھپکیاں دے دے کر ہمیں یہ باور کراتی ہیں کہ سونا مت مرے لعل ورنہ پھر سے کسی تبدیلی کا خواب آ جائے گا کہ

لٹنے والوں کا مددگار نہیں ہے کوئی اس قبیلے کا بھی سردار نہیں ہےکوئی

میں وہ محبوب تمنا ہوں کہ جس کی خاطر بری بستی میں ازادار نہیں ہے

کوئی مجھ کو اس بات سے آتا ہے بہت خوف یہاں سب فرشتے ہیں گناہگار نہیں ہے کوئی

لفظ لا صرف ایک لفظ نہیں اپنے آپ میں پورا ایک جملہ ہے فرق صرف اتنا ہے اگر اسے مرد دہرائے تو وہ مومن ہے اور عورت دہراۓ تو وہ کافر ہے۔